© rasailojaraid.com

ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب و تدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۂ آل عمران (مسلسل)

آیات ۱۴۴۔۱۴۵

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى
اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾
وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ
مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾﴾

ترکیب: ''مَا'' کا اسم ''مُحَمَّدٌ'' ہے۔ اس کی خبر محذوف ہے اور ''مُحَمَّدٌ'' کا بدل ہونے کی وجہ سے ''رَسُوْلٌ'' مرفوع ہے۔ ''خَلَتْ'' کا فاعل ''الرُّسُلُ'' ہے۔ ''اَفَائِنْ'' کا جوابِ شرط ''اِنْقَلَبْتُمْ'' ہے۔ ''وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ'' میں ''كَانَ'' کی خبر محذوف ہے جو کہ ''مُمْكِنًا'' ہو سکتی ہے۔ ''كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا'' کو تفسیر حقانی میں فعل محذوف کا مفعول مطلق مانا گیا ہے۔ لیکن ہماری ترجیح یہ ہے کہ اسے ظرف مانا جائے۔

ترجمہ:

وَمَا مُحَمَّدٌ: اور نہیں ہیں محمد (ﷺ)	اِلَّا: مگر
رَسُوْلٌ: ایک رسول	قَدْ خَلَتْ: گزرے ہیں
مِنْ قَبْلِهِ: انؐ سے پہلے	الرُّسُلُ: رسول (لوگ)
اَفَائِنْ: تو کیا اگر	مَّاتَ: وہؐ بے جان ہو جائیں گے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اَوْ قُتِلَ : یا قتل کیے جائیں گے
انْقَلَبْتُمْ : تو تم لوگ پلٹ جاؤ گے
عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ : اپنی ایڑیوں پر
وَمَنْ : اور جو
یَّنْقَلِبْ : پلٹے گا
عَلٰی عَقِبَیْهِ : اپنی دونوں ایڑیوں پر
فَلَنْ یَّضُرَّ : تو وہ ہرگز نقصان نہیں کرے گا
اللّٰهَ : اللہ کا
شَیْئًا : کچھ بھی
وَسَیَجْزِی : اور عنقریب جزا دے گا
اللّٰهُ : اللہ
الشّٰکِرِیْنَ : شکر کرنے والوں کو
وَمَا کَانَ : اور نہیں ہے (ممکن)
لِنَفْسٍ : کسی جان کے لیے
اَنْ : کہ
تَمُوْتَ : وہ بے جان ہو
اِلَّا : مگر
بِاِذْنِ اللّٰهِ : اللہ کی اجازت سے
کِتٰبًا مُّؤَجَّلًا : ایک لکھے ہوئے مقررہ وقت پر
وَمَنْ : اور جو
یُّرِدْ : ارادہ کرتا ہے
ثَوَابَ الدُّنْیَا : دنیا کے بدلے کا
نُؤْتِهٖ : تو ہم دیتے ہیں اس کو
مِنْهَا : اس میں سے
وَمَنْ : اور جو
یُّرِدْ : ارادہ کرتا ہے
ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ : آخرت کے بدلے کا
نُؤْتِهٖ : تو ہم دیتے ہیں اس کو
مِنْهَا : اس میں سے
وَسَنَجْزِی : اور عنقریب ہم جزا دیں گے
الشّٰکِرِیْنَ : شکر کرنے والوں کو

آیات ۱۴۶ تا ۱۴۸

﴿وَکَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَکَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا کَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ
الْکٰفِرِیْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ یُحِبُّ
الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۴۸﴾﴾

ک و ن

کَانَ (ن) کَوْنًا : کسی چیز کا اپنا وجود پانا، واقع ہونا، ہو جانا۔ افعالِ ناقصہ میں سے ہے۔

کُنْ (فعل امر): تو ہو جا۔ ﴿وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾﴾ (الاعراف) ’’اور تو ہو جا شکر کرنے والوں میں سے۔‘‘

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مَکَانٌ (مَفْعَلٌ کے وزن پر اسم الظرف) : واقع ہونے کی جگہ، پھر مطلقاً جگہ، ٹھکانہ وغیرہ کے معانی میں آتا ہے۔ ﴿وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰیَةً مَّكَانَ اٰیَةٍ﴾ (النحل:۱۰۱) ''اور جب ہم بدلتے ہیں کسی آیت کو کسی آیت کی جگہ۔'' ﴿اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا﴾ (المائدۃ:٦٠) ''وہ لوگ زیادہ برے ہیں ٹھکانے کے لحاظ سے۔''

اِسْتَکَانَ (استفعال) اِسْتِکَانَةً : عاجزی کرنا، جھک جانا۔ (آیت زیر مطالعہ)

س ر ف

سَرَفَ (ن) سَرْفًا : کسی چیز کا ضرورت سے زیادہ ہونا۔

اَسْرَفَ (افعال) اِسْرَافًا : کسی چیز کو ضرورت سے زیادہ کرنا، کسی کام میں حد سے تجاوز کرنا۔ ﴿یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ﴾ (الزمر:۵۳) ''اے میرے بندو! جنہوں نے حد سے تجاوز کیا اپنے آپ پر، تم لوگ مایوس مت ہو اللہ کی رحمت سے۔''

مُسْرِفٌ (اسم الفاعل) : حد سے تجاوز کرنے والا۔ ﴿وَاَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾﴾ (المؤمن) ''اور یہ کہ حد سے تجاوز کرنے والے ہی آگ والے ہیں۔''

ترکیب : ''کَاَیِّنْ'' یہاں کم خبریہ کے معنی میں آیا ہے۔ ''مِنْ نَّبِیٍّ'' اس کا اسم ہے۔ ''مَعَهٗ'' میں ''هٗ'' کی ضمیر ''نَبِیٍّ'' کے لیے ہے۔ لفظی رعایت کے تحت ضمیر واحد آئی ہے لیکن کم خبریہ کا اسم ہونے کی وجہ سے اس میں جمع کا مفہوم ہے۔ ''قٰتَلَ'' کا فاعل ''رِبِّیُّوْنَ'' ہے ''کَثِیْرٌ'' اس کی صفت ہے۔ ''کَثِیْرٌ'' واحد اور جمع دونوں کے لیے آتا ہے اور اس کی جمع ''کَثِیْرُوْنَ'' بھی آتی ہے، لیکن یہ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوئی۔ ''قَالُوْا رَبَّنَا'' سے ''الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ'' تک پورا جملہ کَانَ کا اسم ہے اور ''قَوْلَهُمْ'' کَانَ کی خبر مقدم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ:

وَکَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ : اور نبیوں میں سے کتنے ہی ہیں — قٰتَلَ : قتال کیا

مَعَهٗ : جن کے ساتھ (مل کر) — رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ : بہت سے اللہ والوں نے

فَمَا وَهَنُوْا : تو وہ لوگ ہمت نہیں ہارے — لِمَآ : اس سے جو

اَصَابَهُمْ : پہنچی ان کو (کوئی تکلیف) — فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ : اللہ کی راہ میں

وَمَا ضَعُفُوْا : اور نہ کمزور ہوئے — وَمَا اسْتَکَانُوْا : اور نہ جھکے

وَاللّٰهُ : اور اللہ — یُحِبُّ : پسند کرتا ہے

الصّٰبِرِیْنَ : ثابت قدم رہنے والوں کو — وَمَا کَانَ : اور نہیں تھا

قَوْلَهُمْ : ان کا کہنا — اِلَّآ اَنْ : سوائے اس کے کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قَالُوْا : انہوں نے کہا
رَبَّنَا : اے ہمارے ربّ
اغْفِرْ : تو بخش دے
لَنَا : ہمارے لیے
ذُنُوْبَنَا : ہمارے گناہوں کو
وَاِسْرَافَنَا : اور ہمارے حد سے تجاوز کرنے کو
فِیْٓ اَمْرِنَا : ہمارے کام میں
وَثَبِّتْ : اور تو جمادے
اَقْدَامَنَا : ہمارے قدموں کو
وَانْصُرْنَا : اور تو ہماری مدد کر
عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ : کافروں کی قوم (کے مقابلہ) پر
فَاٰتٰھُمُ : تو دیا ان کو
اللّٰہُ : اللہ نے
ثَوَابَ الدُّنْیَا : دنیا کا ثواب
وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَۃِ : اور آخرت کے ثواب کا حسن
وَاللّٰہُ : اور اللہ
یُحِبُّ : پسند کرتا ہے
الْمُحْسِنِیْنَ : بلاکم و کاست کام کرنے والوں کو

آیات ۱۴۹ تا ۱۵۱

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَرُدُّوْکُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰہُ مَوْلٰىکُمْ ۚ وَھُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَکُوْا بِاللّٰہِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىھُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۵۱﴾﴾

ر ع ب

رَعَبَ (ف) رَعْبًا : خوف زدہ ہونا' ڈرنا۔

رُعْبٌ (اسم ذات) : خوف' ہیبت' دہشت۔ (آیت زیر مطالعہ)

س ل ط

سَلِطَ (س) و سَلُطَ (ک) سَلَاطَۃً : کسی پر غلبہ حاصل کرنا' مسلط ہونا۔

سُلْطَانٌ (فُعْلَانٌ کے وزن پر مبالغہ) : متعدد معانی میں آتا ہے: (۱) زبردست قوت (۲) اختیار' غلبہ۔ (۳) قطعی دلیل' سند۔ ﴿اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾﴾ (الرحمٰن) ''اگر تم لوگوں میں استطاعت ہے کہ تم لوگ نکلو آسمانوں اور زمین کی قطاروں سے تو نکلو۔ تم لوگ نہیں نکلو گے مگر کسی قوت سے۔'' ﴿وَمَا کَانَ لِیَ عَلَیْکُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دَعَوْتُكُمْ﴾ (ابرٰھیم:۲۲) ''اورنہیں تھا میرے لیے تم لوگوں پر کسی قسم کا کوئی اختیار سوائے اس کے کہ میں نے دعوت دی تم لوگوں کو۔''

سَلَّطَ (تفعیل) تَسْلِیْطًا : کسی کو کسی پر اختیار دینا' غلبہ دینا۔ ﴿وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُسَلِّطُ رُسُلَہٗ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ ط﴾ (الحشر:٦) ''اور لیکن اللہ غلبہ دیتا ہے اپنے رسولوں کو اس پر جس پر وہ چاہتا ہے۔''

ء و ی

اَوٰی (ض) اِوَاءً : کسی کے ساتھ جُڑ جانا' ضم ہو جانا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ مختلف معانی میں آتا ہے۔ کسی جگہ اُترنا' پناہ لینا وغیرہ۔ ﴿سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ط﴾ (ھود:٤٣) ''میں ٹھہروں گا کسی پہاڑ پر وہ بچالے گا مجھ کو پانی سے۔''

مَاْوٰی (اسم الظرف) : اُترنے یا ٹھہرنے کی جگہ' منزل' پناہ گاہ۔ (آیت زیر مطالعہ)

اٰوٰی (افعال) اِیْوَاءً : ٹھہرانا' جگہ دینا۔ ﴿وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰٓی اِلَیْہِ اَخَاہُ﴾ (یوسف:٦٩) ''اور جب وہ لوگ داخل ہوئے یوسفؑ کے پاس تو انہوں نے جگہ دی اپنے پاس اپنے بھائی کو۔''

ث و ی

ثَوٰی (ض) ثَوَاءً : کسی جگہ مستقل قیام کرنا' ٹھکانہ بنانا۔

ثَاوٍ (اسم الفاعل) : قیام کرنے والا۔ ﴿وَمَا کُنْتَ ثَاوِیًا فِیْٓ اَھْلِ مَدْیَنَ﴾ (القصص:٤٥) ''اور آپؐ قیام کرنے والے نہیں تھے اہل مدین میں۔''

مَثْوٰی (اسم الظرف): مستقل قیام کرنے کی جگہ' ٹھکانہ۔ (آیت زیر مطالعہ)

ترکیب: ''اِنْ'' کا جواب شرط ''یَرُدُّوْکُمْ'' ہے۔ ''فَتَنْقَلِبُوْا'' کا ''فا'' سببیہ ہے۔ ''خٰسِرِیْنَ'' حال ہے۔ ''مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا'' یہ پورا جملہ ''اَشْرَکُوْا'' کا مفعول ہے۔ ''یُنَزِّلْ'' کی ضمیر فاعلی اللہ کے لیے ہے۔

ترجمہ:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ : اے لوگو! جو	اٰمَنُوْٓا : ایمان لائے
اِنْ تُطِیْعُوا : اگر تم لوگ اطاعت کرو گے	الَّذِیْنَ : ان لوگوں کی جنہوں نے
کَفَرُوْا : کفر کیا	یَرُدُّوْکُمْ : تو وہ لوگ لوٹا دیں گے تم کو
عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ : تمہاری ایڑیوں پر	فَتَنْقَلِبُوْا : نتیجتاً تم لوگ پلٹو گے
خٰسِرِیْنَ: خسارہ اٹھانے والے ہوتے ہوئے	بَلِ : بلکہ
اَللّٰہُ : اللہ	مَوْلٰکُمْ : تمہارا کارساز ہے
وَھُوَ : اور وہ	خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ: بہترین مددگار ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سَنُلْقِیْ : ہم ڈالیں گے | فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ : ان کے دلوں میں جنہوں نے
كَفَرُوا : کفر کیا | الرُّعْبَ : دہشت
بِمَآ : بسبب اس کے جو | اَشْرَكُوْا : انہوں نے شریک کیا
بِاللّٰهِ : اللہ کے ساتھ | مَا : اس کو
لَمْ يُنَزِّلْ : اس نے اتاری ہی نہیں | بِهٖ : جس کے لیے
سُلْطٰنًا : کوئی سند | وَمَاْوٰىهُمُ : اور ان کی منزل
النَّارُ : آگ ہے | وَبِئْسَ : اور کتنی بری ہے
مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ : ظالموں کی قیام گاہ

آیات ۱۵۲، ۱۵۳

﴿وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾﴾

ص ع د

صَعِدَ (س) صَعْدًا : سیڑھی یا بلندی پر چڑھنا۔ ﴿اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ﴾ (فاطر:۱۰) ''اس کی طرف ہی چڑھتا ہے پاکیزہ کلام۔''

صَعَدٌ (صفت) : چڑھائی والا' مشکل۔ ﴿وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾﴾ (الجنّ) ''اور جو اعراض کرتا ہے اپنے ربّ کی یاد سے تو وہ ڈالے گا اس کو ایک مشکل عذاب میں۔''

صَعُوْدٌ (فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ) : دشوار چڑھائی۔ ﴿سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾﴾ (المدثّر) ''میں مبتلا کروں گا اس کو ایک دشوار گزار چڑھائی میں۔''

صَعِيْدٌ (فَعِيْلٌ کا وزن) : زمین کی سخت سطح (۱) میدان۔ (۲) مٹی۔ ﴿وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ﴿۸﴾﴾ (الکهف) ''اور بے شک میں بنانے والا ہوں اس کو جو اس (زمین) پر ہے ایک بنجر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میدان۔ ﴿فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ (النساء:٤٣) ''تو تم لوگ تیمم کرو کسی پاک مٹی سے۔''

اَصْعَدَ (افعال) اِصْعَادًا : اونچی زمین میں سفر کرنا' تیز دوڑنا۔ (آیت زیرِ مطالعہ)

تَصَعَّدَ (تفعّل) تَصَعُّدًا : بتکلف چڑھنا' ہانپتے کانپتے چڑھنا۔ ﴿كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ﴾ (الانعام:١٢٥) ''گویا کہ وہ ہانپتے کانپتے چڑھتا ہے آسمان میں۔''

ف و ت

فَاتَ (ن) فَوْتًا : کسی چیز کا کسی چیز کی دسترس یا پہنچ سے دور ہو جانا' ہاتھ سے نکل جانا۔ (آیت زیرِ مطالعہ)

تَفَاوَتَ (تفاعل) تَفَاوُتًا: ایک دوسرے کی پہنچ سے دور رہنا' باہم مختلف ہونا۔ ﴿مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ﴾ (الملک:٣) ''تو نہیں دیکھے گا رحمٰن کی خلقت میں کسی طرح سے مختلف ہونا۔''

ترکیب: ''صَدَقَ'' کا مفعول اوّل ''کُمْ'' کی ضمیر ہے اور ''وَعْدَهٗ'' مفعول ثانی ہے۔ ''حَتّٰٓى اِذَا'' میں ''اِذَا'' پیچھے کے ''اِذْ'' پر عطف ہے' اس لیے یہ ماضی کے معنی دے گا۔ ''فِي الْاَمْرِ'' پر لام تعریف ہے۔ ''تَلْوٗنَ'' کا مفعول محذوف ہے جو ''اَعْنَاقَكُمْ'' ہو سکتا ہے۔ ''اُخْرٰىكُمْ'' میں ''اُخْرٰى'' فُعْلٰى کے وزن پر صفت ہے۔ اس کا موصوف محذوف ہے جو ''طَائِفَةٍ'' ہو سکتا ہے۔

ترجمہ:

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ: اور یقیناً سچ کر دیا ہے تم سے	اللّٰهُ : اللہ نے
وَعْدَهٗ : اپنے وعدے کو	اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ : جب تم لوگ قتل کرتے تھے ان کو
بِاِذْنِهٖ : اس کی اجازت سے	حَتّٰٓى : یہاں تک کہ
اِذَا فَشِلْتُمْ : جب تم لوگوں نے بزدلی کی	وَتَنَازَعْتُمْ : اور باہم اختلاف کیا
فِي الْاَمْرِ : اس فیصلے میں	وَعَصَيْتُمْ : اور تم نے حکم عدولی کی
مِّنْۢ بَعْدِ مَآ : اس کے بعد کہ جو (یعنی جب)	اَرٰىكُمْ : اس نے دکھایا تم کو
مَّا : وہ جو	تُحِبُّوْنَ : تم لوگ پسند کرتے ہو
مِنْكُمْ مَّنْ : تم میں وہ بھی ہیں جو	يُّرِيْدُ : ارادہ کرتے ہیں
الدُّنْيَا : دنیا کا	وَمِنْكُمْ مَّنْ : اور تم میں وہ بھی ہیں جو
يُّرِيْدُ : ارادہ کرتے ہیں	الْاٰخِرَةَ : آخرت کا
ثُمَّ : پھر	صَرَفَكُمْ : اُس نے پھیرا تم کو
عَنْهُمْ : ان سے	لِيَبْتَلِيَكُمْ : تاکہ وہ آزمائش میں ڈالے تم کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَلَقَدْ عَفَا : اور یقیناً اس نے درگزر کیا ہے
عَنْكُمْ : تم لوگوں سے
وَاللّٰهُ : اور اللہ
ذُوْ فَضْلٍ : فضل (کرنے) والا ہے
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ : مؤمنوں پر
اِذْ تُصْعِدُوْنَ : جب تم دوڑتے جاتے تھے
وَلَا تَلْوٗنَ : اور نہیں گھماتے تھے (اپنی گردنوں کو)
عَلٰٓى اَحَدٍ : کسی ایک پر
وَّالرَّسُوْلُ : حالانکہ یہ رسولؐ
يَدْعُوْكُمْ : بلاتے تھے تم کو
فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ : تمہارے دوسرے (گروہ) میں
فَاَثَابَكُمْ : تو اُس نے بدلے میں دیا تم کو
غَمًّا ۢ بِغَمٍّ : غم پر غم
لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا : تا کہ تم لوگ مت پچھتاؤ
عَلٰى مَا : اس پر جو
فَاتَكُمْ : نکل گیا تم سے
وَلَا مَآ : اور نہ اس پر جو
اَصَابَكُمْ : آ لگا تم کو
وَاللّٰهُ : اور اللہ
خَبِيْرٌ : باخبر ہے
بِمَا : اس سے جو
تَعْمَلُوْنَ : تم لوگ کرتے ہو

آیت ۱۵۴

﴿ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُھُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ ھَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِھِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا ھٰهُنَا ۭ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٥٤﴾﴾

ن ع س

نَعَسَ (ف) نَعْسًا : اُونگھنا' حواس کا سست ہونا۔

نُعَاسٌ (اسم ذات) : اُونگھ۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ض ج ع

ضَجَعَ (ف) ضَجْعًا : پہلو کے بل لیٹنا۔

مَضْجَعٌ' ج مَضَاجِعُ (اسم الظرف) : (۱) لیٹنے کی جگہ (۲) قتل گاہ۔ ﴿وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الْمَضَاجِعِ﴾ (النساء:٣٤) ''اورتم لوگ قطع تعلق کروان سے لیٹنے کی جگہوں میں۔''

غ ش و

غَشِیَ (س) غَشَاوَۃً: کسی کا کسی پر چھا جانا' ڈھانپ لینا۔ آیت زیر مطالعہ۔

غِشَاوَۃٌ (اسم ذات): پردہ۔ ﴿وَعَلٰٓی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ﴾ (البقرۃ:٧) ''اور ان کی بصارت پر ایک پردہ ہے۔''

غَاشِیَۃٌ (اسم الفاعل): ڈھانپنے والی' چھا جانے والی۔ ﴿ھَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ①﴾ (الغاشیۃ) ''کیا پہنچی تجھ کو چھا جانے والی کی خبر۔''

غَاشٍ ج غَوَاشٍ (اسم الفاعل): چھا جانے والا' لیکن اسم ذات کے طور پر بھی آتا ہے۔ اوڑھنے کی چیز' اوڑھنا۔ ﴿لَھُمْ مِّنْ جَھَنَّمَ مِھَادٌ وَّمِنْ فَوْقِھِمْ غَوَاشٍ﴾ (الاعراف:٤١) ''ان کے لیے جہنم میں سے ایک بچھونا ہے اور ان کے اوپر سے کچھ اوڑھنے ہیں۔''

اَغْشٰی (افعال) اِغْشَاءً: کسی پر کسی چیز کو چھا دینا' ڈھانپ دینا۔ ﴿یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ﴾ (الاعراف:٥٤) ''وہ ڈھانپ دیتا ہے رات کو دن سے۔''

غَشّٰی (تفعیل) تَغْشِیَۃً: بتدریج کسی چیز پر کسی چیز کو چھا دینا' ڈھانپ دینا۔ ﴿فَغَشّٰىھَا مَا غَشّٰی⑤④﴾ (النجم) ''تو اس نے چھایا اس پر اس کو جو اس نے چھایا۔''

تَغَشّٰی (تفعّل) تَغَشٍّ: بتکلف کسی پر چھا جانا' ڈھانپ لینا۔ ﴿فَلَمَّا تَغَشّٰىھَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا﴾ (الاعراف:١٨٩) ''پھر جب اُس نے ڈھانپ لیا اس کو تو اس نے اٹھایا ایک ہلکا حمل۔''

اِسْتَغْشٰی (استفعال) اِسْتِغْشَاءً: کسی چیز سے خود کو ڈھانپنا۔ ﴿حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَھُمْ﴾ (ھود:٥) ''جس وقت وہ لوگ خود کو ڈھانپتے ہیں اپنے کپڑوں سے۔''

ترکیب: ''اَنْزَلَ'' کا مفعول ''اَمَنَۃً'' ہے۔ ''نُعَاسًا'' اس کا بدل ہے اور نکرہ مخصوصہ ہے۔ ''یَغْشٰی'' کا فاعل اس میں ''ھُوَ'' کی ضمیر ہے جو ''نُعَاسًا'' کے لیے ہے اور ''طَائِفَۃً'' اس کا مفعول ہے۔ ''طَائِفَۃٌ'' مبتدأ نکرہ ہے اور آگے جملہ فعلیہ اس کی خبر ہے جبکہ ''اَھَمَّتْ'' کا فاعل ''اَنْفُسُھُمْ'' ہے۔ ''اِنَّ الْاَمْرَ'' پر لام جنس ہے اور ''كُلَّهٗ'' اس کا بدل ہے۔ ''شَیْءٌ'' مبتدأ مؤخر نکرہ ہے اور یہ ''کَانَ'' کا اسم ہے۔ اس کی خبر محذوف ہے۔ ''لَنَا مِنَ الْاَمْرِ'' قائم مقام خبر ہے۔ یہ جملہ اسمیہ ''لَوْ'' کی شرط ہے اور ''مَا قُتِلْنَا ھٰھُنَا'' جوابِ شرط ہے۔ ''لَوْ کُنْتُمْ'' کا ''لَوْ'' بھی شرطیہ ہے۔ ''الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْھِمُ الْقَتْلُ'' صلہ موصول مل کر ''لَبَرَزَ'' کا فاعل ہے اور ''اِلٰی مَضَاجِعِھِمْ'' متعلق فعل ہے ''لَبَرَزَ'' کا۔

ترجمہ:

ثُمَّ: پھر	اَنْزَلَ: اُس نے اُتارا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عَلَيْكُمْ :تم لوگوں پر

اَمَنَةً :ایک اطمینان

يَّغْشٰى :جو چھاتی تھی

مِّنْكُمْ :تم میں سے

قَدْ اَهَمَّتْهُمْ :بے چین کیا تھا اُن کو

يَظُنُّوْنَ :وہ لوگ گمان کرتے تھے

غَيْرَ الْحَقِّ :حق کے بغیر

يَقُوْلُوْنَ :وہ لوگ کہتے تھے

لَّنَا :ہمارے لیے ہے

مِنْ شَيْءٍ :کوئی بھی چیز

اِنَّ الْاَمْرَ :بے شک فیصلہ

لِلّٰهِ :اللہ کے لیے ہے

فِيْ اَنْفُسِهِمْ :اپنے جی میں

لَا يُبْدُوْنَ :وہ لوگ ظاہر نہیں کرتے

يَقُوْلُوْنَ :وہ لوگ کہتے ہیں

لَنَا :ہمارے لیے

شَيْءٌ :کچھ

هٰهُنَا :یہاں

لَّوْ كُنْتُمْ :اگر تم لوگ ہوتے

لَبَرَزَ :تو ضرور نکلتے

كُتِبَ :لکھا گیا

الْقَتْلُ :قتل کیا جانا

وَلِيَبْتَلِيَ :اور تا کہ آزمائش میں ڈالے

مَا :اس کو جو

وَلِيُمَحِّصَ :اور تا کہ وہ نکھار دے

فِيْ قُلُوْبِكُمْ :تمہارے دلوں میں ہے

عَلِيْمٌ :جاننے والا ہے

مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ :اس بے چینی کے بعد

نُّعَاسًا :جو ایک ایسی اونگھ تھی

طَآئِفَةً :ایک گروہ پر

وَطَآئِفَةٌ :اور ایک دوسرا گروہ تھا

اَنْفُسُهُمْ :ان کی جانوں نے

بِاللّٰهِ :اللہ سے

ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ :غلط سوچ کا گمان

هَلْ :کیا

مِنَ الْاَمْرِ :اس فیصلے میں سے

قُلْ :آپ کہہ دیجیے

كُلَّهٗ :اس کا کُل

يُخْفُوْنَ :وہ لوگ چھپاتے ہیں

مَّا :اس کو جو

لَكَ :آپ کے لیے

لَوْ كَانَ :اگر ہوتا

مِنَ الْاَمْرِ :اس فیصلے میں سے

مَّا قُتِلْنَا :تو ہم قتل نہ کیے جاتے

قُلْ :آپ کہہ دیجیے

فِيْ بُيُوْتِكُمْ :اپنے گھروں میں

الَّذِيْنَ :وہ لوگ

عَلَيْهِمُ :جن پر

اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ :اپنی قتل گاہ کی طرف

اللّٰهُ :اللہ

فِيْ صُدُوْرِكُمْ :تمہارے سینوں میں ہے

مَا :اس کو جو

وَاللّٰهُ :اور اللہ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ :سینوں والی (بات) کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نوٹ: البقرۃ:۲۷ کی لغت میں مادہ ''ق ت ل'' کے مصدر قَتْلٌ کے معنی ''قتل کرنا'' بتایا گیا ہے جبکہ اس آیت میں اس کے معنی ''قتل کیا جانا'' کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سمجھ لیں۔ اس کے فعل معروف قَتَلَ ۔ یَقْتُلُ کا مصدر قَتْلٌ ہے اور فعل مجہول قُتِلَ ۔ یُقْتَلُ کا مصدر بھی ''قَتْلٌ'' ہے۔ اس لیے ''قَتْلٌ'' معروف اور مجہول دونوں معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہی صورت حال تمام متعدی افعال میں ہے۔ ان کے افعال معروف اور مجہول میں تو اوزان کے مطابق تبدیلی ہوتی ہے لیکن مصدر میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ اس لیے متعدی افعال کے مصادر معروف اور مجہول دونوں معانی میں آتے ہیں۔

آیات ۱۵۵'۱۵۶

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّھُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْھُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۵۵﴾ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِھِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ کَانُوْا غُزًّی لَّوْ کَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِیَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِکَ حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِھِمْ ؕ وَاللّٰهُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۵۶﴾﴾

غ ز و

غَزَا (ن) غَزْوًا: جنگ کے لیے نکلنا' حملہ کرنا۔

غَازٍ' ج غُزًّی (اسم الفاعل) : جنگ کرنے والا' آیت زیر مطالعہ۔

غَزْوَةٌ' ج غَزَوَاتٌ (اسم ذات): جنگ' حملہ۔ اسلامی اصطلاح میں یہ لفظ اب صرف ایسی مہم کے لیے مخصوص ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے بنفس نفیس شرکت کی ہو۔ یہ لفظ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا۔

ترکیب : ''یَوْمَ'' ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ''اِلْتَقَی'' کا فاعل ''اَلْجَمْعٰنِ'' ہے' اس لیے رفعی حالت میں ہے۔ ''اِذَا'' شرطیہ نہیں ہے اس لیے یہ ''اِذْ'' کے معنی میں ہے۔ ''ضَرَبُوْا'' کی ضمیر فاعلی ''ھُمْ'' اور ''کَانُوْا'' کے اسم کی ضمیر ''ھُمْ'' یہ دونوں ''لِاِخْوَانِھِمْ'' کے لیے ہیں۔ ''لِیَجْعَلَ'' کا مفعولِ اوّل ''ذٰلِکَ'' ہے اور مفعول ثانی ''حَسْرَةً'' ہے۔

ترجمہ:

اِنَّ الَّذِیْنَ : بے شک جن لوگوں نے	تَوَلَّوْا : منہ موڑا
مِنْکُمْ : تم میں سے	یَوْمَ : جس دن
الْتَقَی : آمنے سامنے ہوئیں	الْجَمْعٰنِ : دو جماعتیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِنَّمَا : (تو) کچھ نہیں سوائے اس کے کہ
الشَّیْطٰنُ : شیطان نے
کَسَبُوْا : انھوں نے کمایا
اللّٰہُ : اللہ
اِنَّ : یقیناً
غَفُوْرٌ : بخشنے والا ہے
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ : اے لوگو جو
لَا تَکُوْنُوْا : تم لوگ مت ہو جانا
کَفَرُوْا : کفر کیا
لِاِخْوَانِهِمْ : اپنے بھائیوں کے لیے
ضَرَبُوْا : وہ لوگ نکلے
اَوْ : یا
غُزًّی : جنگ کرنے والے
کَانُوْا : وہ لوگ ہوتے
مَا مَاتُوْا : تو وہ نہ مرتے
لِیَجْعَلَ : (یہ اس لیے) کہ بنائے
ذٰلِکَ : اس کو
فِیْ قُلُوْبِهِمْ : ان کے دلوں میں
یُحْیٖ : زندگی دیتا ہے
وَاللّٰہُ : اور اللہ
تَعْمَلُوْنَ : تم لوگ کرتے ہو

اسْتَزَلَّهُمُ : پھسلانے کی کوشش کی ان کو
بِبَعْضِ مَا : بعض اُس کے سبب سے جو
وَلَقَدْ عَفَا : اور یقیناً درگزر کر چکا ہے
عَنْهُمْ : ان سے
اللّٰہَ : اللہ
حَلِیْمٌ : بردبار ہے
اٰمَنُوْا : ایمان لائے
کَالَّذِیْنَ : ان کی مانند جنہوں نے
وَقَالُوْا : اور کہا
اِذَا : جب
فِی الْاَرْضِ : زمین میں
کَانُوْا : وہ لوگ تھے
لَّوْ : (کہ) اگر
عِنْدَنَا : ہمارے پاس
وَمَا قُتِلُوْا : اور نہ ہی وہ قتل کیے جاتے
اللّٰہُ : اللہ
حَسْرَةً : ایک حسرت
وَاللّٰہُ : اور اللہ
وَیُمِیْتُ : اور وہ (ہی) موت دیتا ہے
بِمَا : اس کو جو
بَصِیْرٌ : دیکھنے والا ہے

نوٹ: ''تَوَلَّوْا مِنْكُمْ'' میں اشارہ ایسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف ہے جو میدانِ اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی افواہ سن کر پسپا ہو رہے تھے لیکن اس کی تردید سن کر واپس آ گئے اور جنگ میں شرکت کی۔ اسی لیے یہاں فعل ''زَلَّ'' (بلا ارادہ پھسل جانا) باب استفعال سے آیا ہے۔

آیات ۱۵۷ تا ۱۵۹

﴿وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ﴿۱۵۷﴾

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾

ل ی ن

لَانَ (ض) لَيْنًا : نرم ہونا' آیت زیر مطالعہ۔

لَيِّنٌ (صفت) : نرم' ملائم۔ ﴿فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا﴾ (طٰہٰ:۴۴) ''تو تم دونوں کہنا اس سے نرم بات۔''

لِيْنَةٌ (اسم ذات) : کھجور کا درخت (عجوہ کھجور کے علاوہ)۔ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً﴾ (الحشر:۵) ''جو تم لوگوں نے کاٹا کسی کھجور کے درخت میں سے یا چھوڑا اس کو کھڑا ہوا۔''

اَلَانَ (افعال) اِلَانَةً : نرم کرنا۔ ﴿وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ﴾ (سبا:۱۰) ''اور ہم نے نرم کیا اس کے لیے لوہے کو۔''

ف ظ ظ

فَظَّ (س) فِظَاظًا : بد مزاج ہونا۔

فَظٌّ : بد مزاج' آیت زیر مطالعہ۔

غ ل ظ

غَلَظَ (ن) وَ غَلُظَ (ک) غِلْظَةً : موٹا ہونا' گاڑھا ہونا' سخت ہونا۔

غِلْظَةٌ (اسم ذات بھی ہے) : موٹا پن' سختی۔ ﴿وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً﴾ (التوبۃ:۱۲۳) ''اور چاہیے کہ وہ لوگ پائیں تم لوگوں میں سختی۔''

اُغْلُظْ : تو سخت ہو۔ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ﴾ (التوبۃ:۷۳) ''اے نبیؐ آپؐ جہاد کریں کافروں اور منافقوں سے اور آپؐ سخت ہوں ان پر۔''

غَلِيْظٌ ج غِلَاظٌ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت) : گاڑھا' سخت۔ ﴿عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ﴾ (التحریم:۶) ''اس پر فرشتے ہیں انتہائی سخت۔''

اِسْتَغْلَظَ (استفعال) اِسْتِغْلَاظًا : موٹا پن یا سختی چاہنا' یعنی موٹا ہونا' سخت ہونا۔ ﴿فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ﴾ (الفتح:۲۹) ''پھر وہ یعنی کھیتی موٹی ہوئی پھر وہ جمی اپنی پنڈلی پر۔''

ترکیب: ''لَمَغْفِرَةٌ'' اور ''رَحْمَةٌ'' مبتدأ مؤخر نکرہ ہیں۔ ''خَيْرٌ'' ان کی خبر ہے۔ اور یہ جملہ ''لَئِنْ'' کا جوابِ شرط ہے۔ ''لَاِالَى'' میں ایک الف زیادہ لکھنا قرآن مجید کا مخصوص املا ہے۔ ''كُنْتَ'' کی خبر اوّل ''فَظًّا'' ہے اور ''غَلِيْظَ الْقَلْبِ'' خبر ثانی ہے' اس لیے ''غَلِيْظَ'' منصوب ہے۔ ''لَانْفَضُّوْا'' جوابِ شرط

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔

ترجمہ:

وَلَئِنْ :اوراگر
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ :اللہ کی راہ میں
لَمَغْفِرَةٌ :تویقیناً مغفرت
وَرَحْمَةٌ :اوررحمت
مِّمَّا :اس سے جو
وَلَئِنْ :اوراگر
اَوْ قُتِلْتُمْ :یاقتل کیے جاتے ہو
تُحْشَرُوْنَ :اکٹھاکیے جاؤگے
مِّنَ اللّٰهِ :اللہ(کی طرف) سے ہے
لَهُمْ :ان کے لیے
فَظًّا :بدمزاج
لَانْفَضُّوْا :تویقیناً یہ لوگ منتشر ہوجاتے
فَاعْفُ :پس آپؐ درگزرکریں
وَاسْتَغْفِرْ :اورآپؐ مغفرت مانگیں
وَشَاوِرْ :اورآپؐ رائے لیں
فِي الْاَمْرِ :فیصلے میں
عَزَمْتَ :آپؐ پختہ ارادہ کرلیں
عَلَى اللّٰهِ :اللہ پر
يُحِبُّ :پسند کرتا ہے

قُتِلْتُمْ :تم لوگ قتل کیے جاتے ہو
اَوْ مُتُّمْ :یامرتے ہو
مِّنَ اللّٰهِ :اللہ(کی طرف) سے
خَيْرٌ :بہتر ہے
يَجْمَعُوْنَ :یہ لوگ جمع کرتے ہیں
مُّتُّمْ :تم لوگ مرتے ہو
لَاِالَى اللّٰهِ :تواللہ کی طرف ہی
فَبِمَا رَحْمَةٍ :تواس رحمت کے سبب سے جو
لِنْتَ :آپؐ نرم ہوئے
وَلَوْ كُنْتَ :اوراگرآپؐ ہوتے
غَلِيْظَ الْقَلْبِ :دل کے سخت
مِنْ حَوْلِكَ: آپؐ کے اردگرد سے
عَنْهُمْ :ان سے
لَهُمْ :ان کے لیے
هُمْ :ان سے
فَاِذَا :پھرجب
فَتَوَكَّلْ :توآپؐ توکل کریں
اِنَّ اللّٰهَ :بے شک اللہ
الْمُتَوَكِّلِيْنَ :توکل کرنے والوں کو

نوٹ: رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ اہم معاملات میں آپؐ صحابہ کرامؓ کی رائے لیتے تھے۔ یہاں آیت ۱۵۹ میں آپؐ کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ فیصلہ کرتے وقت ان لوگوں کی رائے بھی معلوم کرلیا کریں جو بظاہر مسلمان لیکن حقیقتاً منافق تھے۔ اس کے علاوہ سورۃ الشوریٰ کی آیت ۳۸ میں اہل ایمان کی ایک صفت یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ ان کے فیصلے باہمی مشورے سے ہوتے ہیں۔ ان دومقامات سے اسلامی نظام میں مشاورت کے متعلق جو راہنمائی حاصل ہوتی ہے' اس پر معارف القرآن میں مفتی محمد شفیعؒ نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱) قرآن و حدیث کے واضح احکام میں مشورہ کرنا جائز نہیں ہے۔ مثلاً زکوۃ دے یا نہیں، حج کرنے جائے یا نہیں، وغیرہ۔ البتہ اس میں مشورہ کیا جا سکتا ہے کہ زکوۃ کو کہاں اور کن لوگوں پر خرچ کیا جائے، یا حج کے لیے بحری جہاز سے جائے یا ہوائی جہاز سے، کیونکہ یہ شرعاً اختیاری امور ہیں۔

(۲) اختیاری امور میں مشورہ کرنا سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی کام کا ارادہ کرے اور باہم مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو مفید صورت کی طرف ہدایت مل جاتی ہے۔

(۳) ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہے۔ اسے چاہیے کہ وہی رائے دے جو اس کام میں وہ خود اپنے لیے تجویز کرتا ہے۔ اس کے خلاف کرنا خیانت ہے۔

(٤) اسلامی حکومت ایک شورائی حکومت ہے جس میں امیر کا انتخاب مشورہ سے ہوتا ہے، خاندانی وراثت سے نہیں۔ اسلام نے حکومت میں وراثت کا اصول ختم کر کے امیر مملکت مقرر یا معزول کرنا جمہور کے اختیار میں دے دیا۔

(۵) منتخب امیر مطلق العنان نہیں ہے بلکہ مشورہ لینے کا پابند ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ شورائیت کے بغیر خلافت نہیں ہے۔

(٦) قرآن کریم کے بعض اشارات اور حدیث اور تعامل صحابہؓ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اختلافِ رائے کی صورت میں امیر کسی ایک صورت کو اختیار کر سکتا ہے، خواہ اکثریت کے مطابق ہو یا اقلیت کے۔ ﴿فَاِذَا عَزَمْتَ﴾ میں واحد کا صیغہ استعمال ہوا ہے، عَزَمْتُمْ جمع کا صیغہ نہیں آیا۔ اس اشارہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مشورہ لینے کے بعد عزم اور نفاذ صرف امیر کا معتبر ہے۔

(۷) سب تدبیریں کرنے کے بعد نتیجے کے لیے بھروسہ اور تکیہ صرف اللہ پر کرو۔

دعوت رجوع الی القرآن کی اساسی دستاویز
ڈاکٹر اسرار احمد حفظہ اللہ کی مقبولِ عام تالیف
مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق
اشاعت خاص: 30 روپے اشاعت عام: 20 روپے

© rasailojaraid.com